ولا ... ببدر و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

BADR QADIAN

بدر

گرتو تشنہ لبی از فراق یار ازل | Reg. No. L. CCLXXXVIII | بنوش جرعۂ صلش ز جام نور الدین

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیان درآ | جانشین مسیح موعود ۔ ایڈیٹر میاں معراج الدین عمر | کہ ہست محیٔ موتی کلام نور الدین

جلد ١٢ — عام قیمت پیشگی سالانہ للعہ ... — ٢٩ ۔ ذیقعدہ سنہ ١٣٣١ ہجری علےٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ٣٠ اکتوبر سنہ ١٩١٣ء مطابق ١٥ کاتک سمت ... — قادیان ضلع گورداسپور — نمبر ١٦

اخبار قادیان و برادران احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کچھ علیل رہی۔ پہلو درد پسلی اور بخار تھا اس سے آرام ہوا تو درد کمر کی تکلیف۔ مگر اب بفضلہٖ تعالےٰ آرام اور درس باقاعدہ ہوتا ہے۔ مین جس دن سفر گوجرانوالہ کے واسطے رخصت ہوا۔ آپ بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ مجھے دعا کر کے رخصت کیا اسواسطے سفر مین میری طبیعت فکرمند رہی۔ دعا کی طرف متوجہ رہا۔ کیونکہ سب شفا اللہ تعالےٰ کے ہاتھ مین ہے۔ واپسی پر مین ایسے وقت ملا۔ جب آپ درس کو جا رہے تھے۔ آپکی صحت کو دیکھ کر دل خوش ہوا۔ فالحمد للہ ۔ اہل بیت مسیح موعودؑ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب گوجرانوالہ کے کامیاب جلسہ سے واپس تشریف فرما ہوئے ۔ احباب ملتان کے اصرار پر حضرت خلیفۃ المسیح نے آپ کو اجازت دی ہے کہ وہان جا کر وعظ کرین۔ جلسہ نومبر کے اخیر ہفتہ اتوار کو غالباً ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب کے ساتھ حافظ روشن علی صاحب اور اس عاجز کو جانے کا حکم ہوا ہے۔ سیالکوٹ سے مولوی مبارک علی صاحب تشریف لے جائینگے ۔ مدرسہ کا ہال بن رہا ہے ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب با صرار مستری موسیٰ صاحب ان کی دوکان کی خشت بنیاد رکھنے کے واسطے گوجرانوالہ سے آتے ہوئے لاہور مین اترے۔ احمدی برادران کی ایک جماعت خشت رکھنے کے وقت دعا مین شامل ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مستری موسےٰ صاحب کو مبارک کرے ۔

مولوی صدر الدین صاحب گوجرانوالہ مین ایک پرلطف لیکچر دیکر اٹاوہ کی انجمن اسلامیہ کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے لیکچر دینے کے واسطے وہان تشریف لیگئے ۔ شیخ تیمور صاحب کو بھی اٹاوہ جانے کا حکم گیا ہے ۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کوہ مری کی خلوت گاہ مین ترجمہ قرآن شریف کا شاندار کام کر کے واپس تشریف لائے اور قادیان مین رونق افروز ہوئے ۔ عاجز کو اور میر قاسم علی صاحب کو وعظ کے واسطے لکھنؤ جانے کا حکم ہے۔ وہان تقرر تاریخ جلسہ کے تار آنے کا انتظار ہے۔ حافظ روشن علی صاحب اپنی عالمانہ معقول تقریر سے گوجرانوالہ مین جمع ہونے والون کو محظوظ کر کے وزیرآباد تشریف لیگئے تھے واپس آگئے ہیں۔ وزیرآباد مین ایک شاندار مسجد احمدیہ بن رہی ہے اللھم زد فزد ۔ قاضی اکمل صاحب گڑیکی سے واپس قادیان آگئے ۔ حضرت مخدومی مکرمی مولانا مولوی محمد احسن صاحب کا جسم امروہہ مین اور دل قادیان مین ہے۔ آپ کی آنکھین درست ہو گئیں۔ خود لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ خدا ان کی عمر مین برکت دے۔ حضرت خواجہ صاحب کا خط ووکنگ سے آیا۔ اشاعت اسلام کا کام روز افزون ترقی کر رہا ہے۔ میری سفر پر جانے کے سبب ان کے خطوط اس اخبار مین چھپ نہین سکے ۔ کسی تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ خواجہ صاحب مخلص ہیں وہ خوب کام کر رہے ہیں۔ اور لاہور کے دوست شیخ رحمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ہمارے پیارے ہین (اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و محبت مین برکت دے۔ آمین ایڈیٹر)

اگر آپکو وی پی نہ ہو

تو پھر قیمت پیشگی کس طرح وصول ہو اور اگر قیمت وصول نہ ہو۔ تو اخبار کس طرح چلے۔ ہمارے بعض دوست لکھا کرتے ہیں کہ ہم نادہند تو ہین نہین۔ آخر قیمت دے ہی دینگے آپ گھبراتے کیون ہیں۔ بہت خوب آپ کیطرف سے تو ہم نہین گھبراتے آپ مومن ہین۔ متقی ہین کسی کا پیسہ رکھنے والے نہین۔ پر سوال تو یہ ہے کہ ہمارے پاس اتنا روپیہ نہین جو پہلے خرچ کرین اور بعد مین وصول کرین بہتر تجویز تو یہ ہے کہ ایسے اصحاب اپنا سال ختم ہونے سے قبل ہی اپنی قیمت کی فکر کیا کرین مثلاً کسی کا سال ٣١۔ دسمبر کو ختم ہوتا ہے وہ اگست سے کچھ کچھ بھیجنا شروع کر دے۔ کبھی روپیہ کبھی اٹھنی کبھی چونی۔ منی آرڈر یا دستی یا ٹکٹ ۔ اس طرح انکا بوجھ بھی ہلکا ہو اور ہمارا بھی جو اصحاب ایسا کرنا چاہین وہ پہلے سے اطلاع دین تاکہ ان کے ...

بدر پریس قادیان مین میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا ۔

ولادت مسیح

اِس مسئلہ کے کئی پہلو ہیں۔ جن میں سے ایک وہ ہے جو مسیحی صاحبان اختیار کرتے ہیں ان کا دعوی ہے کہ بے باپ ہونا مسیح کی ایک خاص فضیلت ہے جس میں کوئی دوسرا شامل نہیں اور چونکہ ابتدا سے آدم کے بیج سے ایک گناہ چلا آتا ہے۔ اس واسطے مسیح اس گناہ سے صاف رکھا گیا۔ لیکن ان کا یہ استدلال بالکل غلط ہے کیونکہ (۱) کوئی شخص گنہگار یا بے گناہ اپنی ولادت کے سبب سے نہیں ٹھہرتا۔ بلکہ اپنے اعمال کی سمت سے اگر ولادت انسان کو معصوم کرتی ہے تو پھر آدم علیہ السلام سب سے زیادہ معصوم تھا۔ (۲) پہلا گناہ آدمؑ نے نہ کیا تھا بلکہ اسکی عورت نے کیا اور آدم کو بھی پھل عورت نے کھلایا۔ پس زیادہ تر گناہ کا بیج عورت میں ہے اور جو شخص صرف عورت سے ہوگا۔ اور مرد کا حصہ اس میں نہ ہوگا۔ اس میں گناہ کا میلان زیادہ ہوگا یہی وجہ ہے کہ بائبل میں ایوب کی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ جو عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا وہ بیگناہ نہیں ٹھہر سکتا (۳) صرف عورت سے پیدا ہونا انسانی حالت کی ایک ضعف اور کمزوری کا نشان ہے نہ کہ کمال کا؟ وہ کامل انسان نہیں ہو سکتا جو مرد اور عورت کے تعلق سے نہ ہو اور صرف ایک سے ہو اور ممکن ہے کہ اگر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر بھر شادی نہ کی تو وہ کسی ایسے ہی سبب سے ہو؟

بہرحال بے باپ ہونا مسیح کے واسطے کسی فضیلت کا موجب نہ تھا۔ بلکہ یہ امر ایک علامت تھی اس بات کی کہ یہودیوں کے درمیان کوئی مرد اس قابل نہ رہا تھا۔ کہ حضرت خاتم النبیین کی بشارت دینے والا نبی ان میں سے کسی مرد کا بیٹا کہلا سکے۔ اور اسی کے مطابق مسیح ثانی کسی گدی نشین کا مرید ہو کر اس کا روحانی بیٹا نہ کہلایا؟

دوسرا پہلو ولادت مسیح کا وہ ہے جس پر نیچری طبع لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ ایسا ہونا خلاف قانون قدرت ہے۔ اس کا جواب از روئے سائنس حاجی حفیظ محمد احسن صاحب نے رسالہ النجم میں چھپوایا تھا۔ اور ہم اس کا اقتباس فائدہ عام کے واسطے درج ذیل کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

یہ ایک عجیب بات ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں بعض ایسی روایات موجود و مشہور ہیں جو بظاہر قانون قدرت و اسباب عادیہ کے خلاف معلوم ہوتے ہیں۔ اور کسی طرح عقل انکی تائید نہیں کرتی۔ مگر اس سے زیادہ تعجب کے قابل یہ امر ہے کہ باوجود ادعائے معقولیت و انکشاف حقائق و ہمہ دانی عموماً پیروان مذہب ایسی روایات کے صرف بر بنائے نقل زور و شور سے معتقد اور ایسے معتقدات کو اسرار قدرت مان کر اس میں چون و چرا کرنا موجب کفر سمجھتے ہیں۔ طرہ یہ کہ گو خود ایسے اعتقادات رکھتے ہوں لیکن جب کبھی دوسرے مذہب والے سے مقابلہ آپڑتا ہے تو اس کے ایسے معتقدات پر طعن و تشنیع کرنے سے نہیں چوکتے۔

نصف صدی ادھر تک دنیا خصوصاً ایشیا میں عقاید مذہبی کی اتنی وقعت کیجاتی تھی کہ آدمی ظاہری مسائل میں بھی اسباب و علل کا دریافت کرنا مذہب کے ساتھ گستاخی تصور کرتے تھے مگر اب وہ زمانہ آیا ہے کہ لوگ ذات باری تعالیٰ پر بھی حملہ کرنے سے نہیں چوکتے۔ جوں جوں (نام نہاد) تہذیب بڑھتی جاتی ہے مذہب کی وقعت کم ہوتی جاتی ہے۔ اور یہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ موجودہ دور میں مذہب کا اقرار کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ گو اس میں شک نہیں کہ واقفیت مذہبی روز بروز محدود ہوتی جاتی ہے مگر جب سے تجربہ و مشاہدہ کا بول بالا ہوا ہے مذہبی اصول کو لوگ اسی معیار سے پرکھنا چاہتے ہیں اور یہ خیال تو شاید کسی کو بھولے سے بھی نہ آتا ہوگا کہ ہمارے معلومات کی وسعت کہاں تک ہے یا یہ کہ جن تجربات پر ہم اچھل کود رہے ہیں جا ہے وہ ہماری نگاہ میں پہاڑ ہی کیوں نہ دکھائی دیں۔ لیکن دراصل انکی حقیقت رائی سے زیادہ نہیں وما اوتیتم من العلم الا قلیلا۔ مگر مذہب بھی عجیب غریب چیز ہے۔ کہ ایسے ایسے حوادث کا مقابلہ کرنیکو تیار رہتا ہے چند منٹ تک ہم اختلافات مذاہب اور انکی تنقید و ترجیح کو نظر انداز کر کے دیکھیں تو صاف نظر آئیگا کہ ہر مدعی مذہب مذاق زمانہ کے مطابق اصول سائنس سے اپنے مذہب کی حقانیت اور اس کے برکات و فیض کی اہمیت ثابت کرنے کی کوشش میں مصروف ہے اور تمام ملل کے پیرو اس معرکہ آرائی میں سرگرم ہیں۔ اور واقعی اب وہ زمانہ نہیں ہا کہ کسی بات کو جہاں تک اس پر بحث و مباحثہ ممکن ہے بیان کے بغیر کوئی متنفس تسلیم کرنے یا معترض کو محض کافر کہہ دینے سے نجات ہو جائے بلکہ اسی عالمگیر ہوا کے جھونکوں نے اُن لوگوں کو سخت پریشانی میں مبتلا کر رکھا ہے۔ جنہوں نے مختلف مذاہب کے انتخاب و تالیف سے اپنے اصول و عقاید قایم کئے ہیں۔ اور ذاتی رائے سے نجات اخروی کے اسباب و ذرائع معین کر کے اپنی مشن کو کامیاب منوانے کے خبط میں سرگرداں ہیں۔ الم تر انہم فی کل واد یہیمون و انہم یقولون ما لا یفعلون۔ ہم مسلمانوں میں ایمان بالغیب کا مسئلہ مشہور و معروف ہے ہماری مقدس کتاب کے ابتدا ہی میں ھدًی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب کے الفاظ سے ایمان بالغیب کی ثنا و صفت کیگئی ہے۔ غالب نے اپنے ایک شعر میں اسی عقیدہ کو بڑی خوبی و خوش اسلوبی سے لکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

شرط اسلام بود ورزش ایمان بالغیب
اے تو غایب ز نظر مہر تو ایمان من است

مسلمانوں کے عقاید میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو عام مشاہدہ و تجربہ کی مغایر معلوم ہوتی ہیں اور گو جیسا ہم نے اوپر لکھا ہے قریب قریب تمام مذاہب میں ویسی ہی روایات موجود ہیں۔ اور بالخصوص اہل کتاب (عیسائی و یہودی) ایسے معتقدات میں ہم سے قطعاً متحد ہیں مگر جہاں تمام اسلام کا درمیان میں آیا طعن و تشنیع کی بوچھاڑ شروع ہو جاتی ہے اور اسلام کی آنکھ کا تنکا دیکھتے وقت انہیں اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔

خوبی قسمت سے انبیائے سلف کی نبوت کو بالفاظ لا نفرق بین احد من رسلہ تسلیم کر لینے سے مسلمانوں کو ابنائے زمانہ کے مقابل صدہا اعتراض کا جواب دہ قرار دے رکھا ہے اور باوجودیکہ بموجب روایت قرآنی اسلام کے ذمہ کوئی جوابدہی نظر نہیں آتی مگر حکایات اہل کتاب جو مسلمانوں میں بوجہ العقیدہ ہونے کے بطور احکام دین مشہور و مخلوط ہو گئی ہیں اور جن کو آج بلا تنقیح صحیح و سقیم کے مسلمانوں کے سر تھوپا جاتا ہے انہوں نے ہمارے وائس کو مدعی کے پنجوں میں پھنسا رکھا ہے اور عوام میں ان قصص و حکایات کی وبا ایسی پھیلی ہوئی ہے کہ تسکین خصم کے اسباب تلاش کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہیں آتا۔

ہم نہایت زور اور صدق دل کیساتھ کہتے ہیں کہ مذہب اسلام میں خدا نے انوار حقانیت کی ایسی جید و لازوال قوت مکنون فرمائی ہے کہ وہ کسی زمانہ میں اور کسی قسم کی معارضات کا جواب دینے سے عاجز نہیں ہا اور گو ایک خدا کے ماننے والے آدمی کا ہر چیز کی نسبت خدا کی قدرت پر محول کر دینا مناسب جواب ہے کیونکہ جب وہ وجود باری تعالیٰ کا قایل ہے اور اس پاک ذات کو ہمہ اوصاف قدرت و حکمت سے موصوف مانتا ہے تو اس کے نزدیک کوئی بات دائرہ قدرت الٰہی سے خارج نہیں ہو سکتی تاہم یہ کہنا ہرگز مبالغہ نہیں کہ مخالف و موافق ہر شخص کی تسکین کر دینے کے واسطے اسلام میں زیادہ طاقت موجود ہے اور اس کا تحریری و خدائی قانون یعنے قرآن مجید مسلمانوں کی حفاظت و صیانت کے واسطے حصن حصین سے کم نہیں ذرا سا غور و تدبر کر لینے مخالفین کے تمام اعتراضات کی قلعی قرآن مجید ہی کھول دیتا ہے اور مسلمانوں کی طرف سے مدینہ سپر ہونے کو موجود رہتا ہے ولقد لیسّرنا القرآن للذکر فہل من مدّکر

عرصہ ہوا ہمارے ایک محترم مقدس اور روشن خیال عالم نے اثنائے گفتگو میں فرمایا تھا۔ کہ جوں جوں سائنس اور مشاہدہ و تجربہ کو ترقی ہوگی اسلام کی حقانیت کے لوگ خود بخود معترف ہوتے جائیں گے اور قرآن مجید میں تدبر کرنے والوں کی نگاہیں ان معارف و حقایق کو مقتضیات زمانہ کے مطابق ثابت کردیں گے جو بظاہر علوم جدیدہ کے بالکل خلاف نظر آتے ہیں۔ ہم نے جب کبھی غور کیا ہے اس مقولہ کو حرف بحرف صحیح پایا ہے اکابر علماء کی جن تصانیف کے مطالعہ سے ہم کو شرف اندوز سعادت ہونے کا موقعہ ملا ہے ان کے مضامین سے یہ صاف اور صریح طور پر آشکارا ہے کہ ہمارے مقدس مذہب کے استدلالات نے معترضین کے ہفوات کا بخوبی قلع قمع اور مذہب و سائنس کے اختلاف کے وہم کو ہباء منثور کردیا ہے والحمد للہ علیٰ ذٰلک

منجملہ ان اسلامی عقاید کے جن پر مخالفین کو اعتراض ہے ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ کے تسلیم کرنا ہے ہم لوگ اس مسئلہ میں سوائے اقرار الوہیت حضرت عیسیٰ و تثلیث کے عیسائیوں سے بالکل متفق ہیں یہود نے تو اس مقدس مولود کی پیدایش کے وقت ہی اعتراض کیا تھا کہ ولادت مشکوک ہے کہیں دنیا میں کوئی بے باپ کے بھی پیدا ہوا ہے اور زیادہ تر اسی مشکوکیت نے حضرت عیسیٰ کی مشن کو آپ کے سامنے کامیاب نہ ہونے دیا۔ مگر وہ زمانہ معجزات اور خوارق عادت ماننے والوں کا تھا اس وجہ سے بالآخر معتقدات مذہبی کا خیال لوگوں پر غالب آیا اور ایک حد تک دنیا نے آپ کی ولادت کو معجزہ مان کر نبوت کا اقرار کیا لیکن مخالفین کے اعتراضات سے محفوظ رہنے کے خیال سے اس میں ایسے ایسے پر اسرار شرائط و عقاید اضافہ کیئے گئے ہیں کہ جنکی پیچیدہ بھول بھلیوں میں بھٹکتے پھرنے کے سوا شاہراہ ہدایت ملنا دشوار ہے اور اُسی کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ماہران علوم جدیدہ و سائنس کا ایک بڑا گروہ یہود کی ہم زبانی میں عیسوی مذہب کے تقدس مآب پیشوا کی عظمت و جلالت کو یقین کرنیسے منکر ہے اور مذاہب میں بھی ما فوق العادت اور ما فوق الفطرت ولادتیں ہوئی ہیں۔ جن میں مذہب ہنود کے روایات سے تو بہت زیادہ ولادتیں ایسی پائی جاتی ہیں۔ مگر اس پر کوئی رد و قدح نہیں کی جاتی۔ بخلاف اس کے مسلمانوں پر حضرت مسیح کی ولادت بے پدر مان لینے سے اس زور و شور سے نکتہ چینی کیجاتی ہے کہ عیسائیوں سے اس غلو کے ساتھ جواب طلب نہیں ہوتا۔

میں نے اکثر اس بارے میں غور کیا ہے کہ حضرت آدم کی پیدایش پر کیوں اس شدت سے اعتراض نہیں کیا جاتا جیسا کہ حضرت مسیح کی ولادت پر کیا جاتا ہے لیکن جہانتک میرے ذہن میں آتا ہے سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ پیدایش آدم علیہ السلام کے متعلق مسئلہ ارتقاء و ترقی نوعی پر قیاسی طبع آزمائیاں کرکے لوگ کسی قدر مطمئن ہو گئے ہیں اور حضرت مسیح کی پیدایش ایسے زمانہ میں ہوئی جب دنیا میں صرف زناشوی کے تعلقات ہی اسباب پیدایش قرار پا سکتے تھے لہذا اختلاف قانون قدرت اور مشاہدات روزمرہ بے باپ کے پیدا ہونا عقل سلیم کے نزدیک مشکوک اور باور کرنے کے قابل نہیں۔ اسلامی قانون (یعنی قرآن مجید) ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (خدا کے قانون کو بدلا ہوا نہ پاؤگے)، ایک ایسا کلیہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جسکی تائید کرتے ہوئے بعض مسلمان بھی اس فکر میں پڑگئے۔ کہ حضرت عیسیٰ کی ولادت بے باپ کے کیونکر ممکن ہو سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے محض اسی اعتراض کے دفع کرنیکے لیئے یہ تسلیم کرلیا کہ حضرت مریم کی شادی یوسف نجار سے ہوئی تھی اور جناب مسیح دراصل یوسف کے بیٹے ہیں۔ اور جن لوگوں نے بوجہ عقیدہ مشتہر ہونے کے علے الاعلان اختلاف نہیں کیا وہ یا تو دل میں مشکوک ہے یا قدرت خدا کے حوالہ کرکے جان چھوڑائی۔ مگر جب ہمارا دعوی ہے کہ اسلام عین فطرت مطابق ہے تو خلاف عقیدہ مشہور کوئی بات فرض کرلینے یا حوالہ بخدا کردینے سے تشفی نہیں ہو سکتی۔

حاش للہ مجھکو یہ دعوے نہیں کہ مجھے الہام ہوتا ہے یا میں مؤید من اللہ یا ولی کامل ہوں یا عارف باللہ کہ اسرار حقایق مجھ پر منکشف ہوتے ہیں۔ بلکہ بخلاف اس کے ایک بے نصیب اور بد اعمال آدمی ہوں کہ اگر خدا اپنی صفت ستاری کو کام فرما کر عیب پوشی نہ کرے تو تمام عالم میں رسوائی ہو لیکن بایں ہمہ ایک کلمہ گو مسلمان ضرور ہوں اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ اور بحیثیت ایک مسلمان کے ولادت مسیح علیہ السلام کے متعلق سائنس والوں کے اعتراضات دفع کرنے کے واسطے جو مراتب میرے ذہن میں آئے ہیں ان کو حوالہ قلم کرتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ یہ تاویلات صحیح ہوں گے اور نہ صرف میرے ہم مذہب مسلمان بھائی ہی اس کو قدر کی نگاہ سے دیکھینگے بلکہ گرجا نشین راہب پادری بھی دلی شوق سے لبیک کہینگے اور مخالفین و مجادلین اس مضمون کو پڑھنے کے بعد بیجا موشگافیوں سے باز آویں گے وباللہ التوفیق۔

مسیح علیہ السلام کی ولادت کا راز فلسفیانہ طریق پر

اس وقت تک نہیں کھولا جا سکتا جبتک کہ ہم توالد و تناسل کے مسئلہ کی پوری طور سے چھان بین نہ کریں یوں تو روزمرہ پیدایش و مرگ کے واقعات دنیا میں پیش آتے رہتے ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ پیدایش ہوتی کیونکر ہے ظاہر حال جس طرح دیگر حیوانات میں نر و مادہ کا جوڑہ لگنے سے بچہ پیدا ہوتا ہے اسی طرح انسان میں بھی مرد و عورت کی صحبت و مقاربت سے اولاد پیدا ہونے کا قاعدہ ہے البتہ بعض حیوانات از قسم حشرات الارض ایسے ہیں جو وقت مقررہ پر پیدا ہوتے ہیں اور بعد معینہ کے فنا ہو کر پیوند خاک ہو جاتے ہیں۔ جن میں سے بعض تو بارش کے ساتھ پھر نکل پڑتے ہیں جیسے کیچوا دیر بہوٹی وغیرہ اور بعض کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ وہ مدت حیات پوری کرکے مردہ و خشک ہو جاتے ہیں اور ایک زمانہ معینہ پر ان کے جسد بے جان میں پھر نشوونما ہوتا ہے جیسے بھڑ کو جاڑوں میں بالکل خشک ہو جاتے دیکھا گیا ہے اور گرمیوں میں اسی جسد میں ایک حالت نمود کی پیدا ہو جاتی ہے اس نوع سے ترقی کرکے پرندوں کے حالات دیکھو تو علاوہ ان کے نر و مادہ یکجا ہو کر انڈہ دیتے اور بچہ نکالتے ہیں بعض اقسام پرندوں میں بلا نر کے بھی انڈہ دیتے ہیں جیسے مرغ خانگی نے خاگی انڈے۔ گو ان انڈوں سے بچے نکلنے میں پوری کامیابی نہیں ہوتی مگر انڈے ضرور ہوتے ہیں اور بظاہر کوئی فرق نر سے جوڑہ لگے ہوئے انڈوں اور خاگی انڈوں میں نہیں ہوتا گو یہ معلوم ہونے کے بعد کہ خاگی انڈے سے بچہ نہیں نکلتا تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ نوع حیوانی کی نسل بڑھانے کے واسطے نر و مادہ کی یکجائی ضروری ہے لیکن ساتھ ہی مرغ کی تمثیل سے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ بعض حیوانوں کے مادہ نسل میں یہ قوت ہوتی ہے کہ اس سے نر و مادہ دونوں کے مجموعی افعال و آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ گو وہ ایک حد تک ناکمل ہی کیوں نہ ہوں اور یہ امر منجملہ عجائبات قدرت کے ہے۔

مفرح القلوب میں حکیم ارزانی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ بعض نفوس (اناث) کے مادہ تولید میں قوت فاعلہ و منفعلہ دونوں ہوتی ہیں یہ ایک ایسا مقولہ ہے جس پر جرح کرنیکا حق ہم کو نہیں پہونچتا۔ کیونکہ جب طبیب حاذق نے لکھا ہے تو کسی دلیل کی بنا پر لکھا ہوگا۔ لیکن چونکہ حکیم صاحب نے کوئی تفصیل اسکی نہیں بیان کی۔ لہذا اس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ حضرت مریم علیہم السلام کی عصمت ثابت کرنے اور جناب مسیح کے بے باپ پیدا ہونے پر اعتراض نہ

دار و گئے جانے کے واسطے یہ کلیہ بطور پیش بندی لکھدیا ہے حضور صاحب تشریح اجسام کی کتابیں اور تجربات طبی دیکھنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ مرد و عورت دونوں کے مادہ تولید میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ عورت کے مادہ تولید میں تھیلیاں ہوتی ہیں اور مرد کے مادہ تولید میں لمبے کیڑے ہوتے ہیں جو وقت مجامعت ان تھیلیوں میں چلے جاتے ہیں اور اسی کا نام نطفہ قرار پانا ہے۔ تو قیاس کسی طرح قبول نہیں کرتا کہ ایک ہی مقام میں اور ایک ہی قسم کی نالیوں اور رگوں اور ایک ہی مادے میں دو مختلف الصورت و مختلف الکیف آثار پیدا ہوں کیونکہ تمثیلاً ہم نباتات کے متعلق مشاہدات پر غور کریں تو کبھی ایک تخم سے دو قسم کے پھل پیدا ہوتے نہ دیکھے جاویں گے جس ذرہ ارضی میں ایک گھاس کی جڑ لگی اُسی اور صرف اُسی ذرہ سے بغیر علیحدگی اس گھاس کے دوسرے نباتات اُگ ہی نہیں سکتے۔ تب کیونکر مانا جا سکتا ہے کہ ایک ہی عورت کے رحم میں اور ایک ہی مقام پر دوہری قوت والا مادہ موجود رہتا ہے اور اس سے اولاد پیدا ہو سکتی ہے جبکہ دو جدا جدا قسم کے مادہ کی یکجائی کے بغیر حمل نہیں رہ سکتا۔ ہمنے مناظرہ کی کتابوں میں ولادت مسیح کے متعلق خلاف نیچر ہونے کا جو جواب دیکھا ہے وہ بھی قریب قریب بالکل یہی ہے جو حکیم اندرانی صاحب نے لکھا ہے کہ یہ امر خدا کی قدرت سے بعید نہیں کہ کسی عورت کے مادہ میں دونوں قوتیں پیدا کر دے جس سے حمل قرار پا جائے اور اسی جواب نے ہم کو پریشان کر کے اس حکمت الٰہیہ کا پتہ لگانے پر مجبور کیا کیونکہ ایک ہی مادہ میں دو قوتیں ہو نہیں سکتیں اور دو مختلف قسم کے مادوں کا ایک ہی مقام پر بلا کسی خاص کیفیت کے پیدا ہونا ممکن نہیں۔ اور مرغ کے خاکی انڈوں سے مسکت خصم استدلال اس وجہ سے نہیں ہو سکتا کہ چڑیوں میں ایک ذخیرہ انڈوں کا پہلے ہی سے موجود رہتا ہے گویا صانع حقیقی جب ان کو مادہ بناتا ہے تو بجائے مواد ولادت کے ایک ذخیرہ تخم کا اس میں پیدا کر دیتا ہے جو عمر کے ساتھ ترقی پا کر ایک وقت میں اس قابل ہو جاتا ہے کہ افزایش نسل میں معین ہو اور نر کی صحبت سے اس میں بچہ نکلنے کی قابلیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کے اگر ہم ایسا ہی مادہ کسی انسان میں ہونا مان لیں تو بھی مثل ایسے معجزات کے ہوگا جن کو ہم اسباب قوانین قدرت کے مطابق ثابت کر کے خصم کی تسکین نہیں کر سکتے۔ گو اس تمثیل سے اعتراض دور کرنے میں ہم کو بہت بڑی مدد ملتی ہے۔ کیونکہ صدہا رموز قدرت کے محض بر بنائے تمثیلات عقل کے نزدیک قابل قبول ہیں خواہ اُن کی

تشریح کی جا سکے یا نہیں۔ بقراط کا مقولہ ہے کہ مادہ تولید دماغ سے پیدا ہو کر کان کے پیچھے کی رگوں میں ہو کر حرام مغز کے ذریعہ سے گردہ میں ہوتا ہوا اخارج میں پہونچتا ہے۔ ڈاکٹری اصول میں بھی یہی کلیہ قرار پایا ہے۔ مگر عورت و مرد کے مخارج و مواضع استلذاذ میں فرق ہے اسی وجہ سے عورت کے اعصاب سینہ کی طرف مائل ہو کر مخارج تک پہونچتی ہیں اور مرد کی کمر کی جانب سے قدرت نے عورت و مرد کے ان رگوں کی بناوٹ میں جسطرح مرکزی فرق رکھا ہوا ہے اسی طرح ان کے افعال و خواص میں بھی فرق ہے اور باوجود اشتراک کیفیت لذت بہیمیہ کے دونوں کی حالت لذت جداگانہ ہوتی ہے۔ ایک میں مادہ پہونچانے کی قوت ہے ایک میں جذب کرنے کی۔ ایک کے مادہ میں صعود و قرار پانے کی طاقت ہے اور ایک میں مادہ کے روک رکھنے کی۔ خلاصہ یہ کہ جس قسم کے اعضاء جس غرض سے عطا ہوئے ہیں اُن سے ویسا ہی فعل سرزد ہوتا ہے کسی ایک عضو کا فعل دوسرا عضو انجام نہیں دے سکتا جس طرح آنکھ سے سن اور کان سے دیکھ نہیں سکتے۔

یہ بات معلوم ہو جانے کے بعد کہ عورت و مرد کے بعض اعضاء کی ساخت اور ان کے افعال و خواص میں اختلاف ہوتا ہے تشریح ابدان میں مستثنیات کا پہلو غور باقی رہتا ہے کیونکہ جسطرح ہم بنی نوع انسان میں مرد و عورت کی کامل و مکمل صورتیں دیکھتے چلے آتے ہیں ویسے ہی کبھی کبھی ان میں بعض ایسے افراد بھی ملتے ہیں جنکی ظاہری و اندرونی ساخت جسمی میں عام آدمیوں سے بڑا فرق ہوتا ہے جنکو ناقص یا عجیب الخلقت کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور گو لنجا ان کی تعداد شمار کرنے کے قابل نہیں ہوتی لیکن اگر خاص اہتمام سے اعداد یک جا کیے جاویں تو ایسے آدمیوں کی گنتی ہزاروں لاکھوں تک پہونچ سکتی ہے۔ لونا۔ اور چھ سات انگلی والا آدمی تو اکثر دیکھا جاتا ہے ایسے آدمی بھی دیکھے گئے ہیں جنکے انگوٹھا یا اور کوئی انگلی نہیں ہے۔ نامقول پیروں کے جوڑ گھومے ہوئے اور ناقابل استعمال بھی دیکھے گئے ہیں بعض عجائب خانوں میں دو سر کے لڑکوں کی نعشیں رکھی ہوئی پائی گئیں۔ البتہ بعض خلقی نقص و عیوب ایسے ہیں جنسے انسان کسی کام کا نہیں رہتا۔ اور بعض ایسے ہیں جو چنداں مخل و مارج کار دنیاوی میں نہیں ہوتے۔

ایسے ناقص و عجیب الخلقت لوگوں سے قطع نظر کیجئے۔ تو ایک خاص قسم اس نوع کی وہ نظر آئیگی جنکے جسم ظاہری میں تو کوئی نقص نہیں ہوتا مگر اعضائے تناسل ناقص ہوتے ہیں اور ایسا نقص رکھنے والی نوع میں باعتبار حالت کئی قسمیں ہوتی ہیں ایک قسم ایسے آدمیوں کی جو خواجہ سرا ہیں۔ جو بوقت پیدایش صحیح و سالم مرد کی شکل میں پیدا ہوتے ہیں مگر انکی علامت مردمی سوائے پیشاب نکالنے کے افزایش نسل کا کام دینے کے قابل نہیں ہوتی۔ یہ عجیب بات ہے کہ سارا جسم تو سن کیساتھ بڑھتا ہے اور نمو دیا تا ہے۔ مگر ایک خاص عضو میں نہ تو نمو ہوتا ہے نہ اس کے اعصاب اس قابل ہوتے ہیں۔ کہ رجولیت کا مادہ اس کے ذریعہ سے خارج ہو سکے۔ اسی طرح بعض عورتوں میں اندام نہانی ناقص اور ناقابل صحبت ہوتا ہے۔ وہ بھی پیشاب خارج کرنے کے سوا دوسرا کام نہیں دے سکتا۔ ایسے نقص کی نسبت اس کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے کہ کسی خاص عصب میں قوت فعلیہ ناقص رہ جانے سے تکمیل نہیں ہوتی۔ منجملہ ایسے ہی نقصانوں کے ایک نقص پاخانے کا راستہ نہونے کا ہے کہ بعض عورت یا مرد کے احشاء کا رخ مجرائے بول کیطرف ہوتا ہے۔ اور پیشاب کے مقام سے پاخانہ خارج ہوتا ہے اور کبھی کبھی بعض ہوشیار ڈاکٹروں نے فن جراحی کا کمال دکھا کر اس نقص کا علاج کرنے میں کامیابی حاصل کری ہے۔

اسی طرح ایک قسم اس نوع کی خنثیٰ ہے جس میں مردانہ و زنانہ دونوں علامتیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض میں مردمی کی علامت غالب ہوتی ہے۔ اور بعض میں عورت کی۔ اور خال خال ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جنکے دونوں علامتوں میں قوت فعل موجود ہو۔ جیساکہ مولنا عبد الحلیم مرحوم فرنگی محلی نے سراجی کے حاشیہ پر ایک ایسے مشہور شخص کا حوالہ دیا ہے اور کتب فقہ میں خنثائے مشکل کے بیان میں ایسے آدمیوں کے وجود کی تصریح کیگئی ہے بہر کیف ہر دو علامات اور منجملہ ان کے ایک قوی اور ضعیف رکھنے والوں کا وجود مسلم اور کبھی کبھی مشاہدہ میں آیا ہے سنا تو یہ بھی گیا ہے کہ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انکی ایک علامت کسی زمانہ سن تک ظاہر و غالب رہتی ہے۔ اس کے بعد دوسری غالب آجاتی ہے۔ لیکن اس کا زیادہ کھوج نکالنا کچھ ضروری نہیں البتہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خداوند کریم بطور عجیب الخلقت و نادرہ روزگار بعض آدمیوں کی ترکیب جسمی ایسی بھی رکھتا ہے جسکے اعصاب عضلات میں کسی مرکز سے دوہرا نمود ہوتا ہے اور بجائے ایک جانب کار فرما ہونے کے دماغ کو دو طرف کام کرنا اور ایسے افعال و آثار

صادر کرنا پڑتے ہیں۔ جو باہم اضداد یا مشاہدہ روزمرہ کے خلاف ہوتے ہیں۔ چنانچہ مئی ۱۹۱۲ء میں ہم بہرائچ گئے تھے یہ زمانہ سید سالار مسعود غازی کے میلہ کا تھا۔ وہاں ایک عجیب الخلقت لڑکا ضلع ہردوئی کے کسی پاسی کا دکھو رنمایش کے لایا گیا تھا اسکے تین پیر تھے دو صحیح سالم تھے۔ اور تیسرا پیر جو درمیان دونوں پیروں کے تھا۔ کمزور تھا۔ اسکے داہنے و بائیں دونوں علامتیں زنانہ و مردانہ تھیں۔ اور دونوں سے وہ پیشاب کرتا تھا۔ یہ تماشا ہزاروں آدمیوں نے دیکھا۔ اور ابھی کل کی بات ہے اگر ہم مندرجہ بالا شہادت کے خلاف چند منٹ کے واسطے یہ بھی فرض کرلیں کہ باوجود خنثیٰ ہونے کے ایک ہی آدمی سے کسی حالت میں بھی دونوں علامات کے افعال سرزد نہیں ہو سکتے تو بھی یہ ضرور اور مجبورًا ماننا پڑے گا کہ جب عجیب الخلقت لوگوں میں دو علامات رکھنے والے آدمی کا وجود پایا جاتا ہے اور بغیر اندرونی رگوں اور اعصاب و عضلات کے سلسلہ کے ظاہر جسم پر کوئی عضو خاص پیدا نہیں ہو سکتا تو لازمی طور پر یہ تسلیم کرنے سے چارہ نہیں کہ ایک ہی جسم کے بعض اعصاب بجائے ایک کے دو شاخ ہو کر ایک صدر اور دوسرا پشت کی طرف جا سکتا ہے بلکہ جاتا ہے۔ اور اپنی انتہا پر اپنی علامت اپنا اثر اور اپنا فعل ظاہر کرتا ہے۔ سوائے اس کے کہ کسی صدمۂ ظاہری سے وہ ناقص ہو جائے یا اندرونی خلقی نقص سے موضع انتہا پر نہ پہونچے جیسے بعض آدمیوں میں احشاء کا رخ پیشاب گاہ کی طرف مڑ جاتا ہے۔

خلقت انسانی کے نقائص و عجائبات کے متعلق تقریر تذکرہ بالا و تشریح اجسام کی طبی شہادت پیش نظر رکھنے کے بعد قطعی اور لازمی طور سے ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ آدمی کے دماغ سے نکلنے والی وہ رگیں جو مادہ تولید پیدا کرنے کے واسطے کان کے پیچھے ہو کر حرام مغز میں ہوتی ہوئی عورت و مرد کے جدا جدا جسمی مرکزوں میں پہونچتی ہیں۔ ان میں کبھی بجائے ایک کے دو شاخیں نکل آتی ہیں۔ جن میں سے ایک نسوانی اور ایک میں مردانہ مادہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ ان دونوں شاخوں کے منتہا پر جو علامت زنانہ یا مردانہ ہوتی ہے۔ ان میں یہ رگیں اپنی اپنی قسم کا مادہ پہونچاتی ہیں۔ اور یا یہ ہوتا ہے کہ ایک شاخ کا فعل دوسری پر غالب آجاتا ہے۔ اس لئے جسطرح سے بعض ناقص الخلقت لوگوں میں احشاء کا منہ پیشابگاہ کی طرف ہو جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن اور قابل وثوق و تسلیم ہے کہ مادہ تولید کی دونوں شاخیں رکھنے والی رگوں کی ایک شاخ تو اپنے منتہائے مخرج پر پہونچے اور دوسری کسی وجہ سے بجائے منتہائی مخرج اور حسب حال علامت ظاہری پر پہونچکر ختم ہونے کے درمیان سے دوسری شاخ کیطرف رجوع ہو جائے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ

ہم اوپر اس عام قاعدہ کو لکھ چکے ہیں کہ عورت و مرد کی یکجائی و مقاربت سے حمل قرار پاتا ہے اور ساخت جسمانی کے متعلق اتنی تفصیل لکھ دینے سے ذکور و اناث کے بعض اعضاء کے افعال و خصوصیات تاثیری بھی معلوم ہو گئے۔ اور عرف عام میں بھی یہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ کس عضو سے کیا کام لیا جاتا ہے اور وہ کیونکر اپنا کام کرتا ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ باوجودیکہ جسطرح جسم انسانی کے تمام اعضاء کو ایک ایک خدمت سپرد ہے اسی طرح اعضائے تناسل بھی ایک خدمت پر مامور ہیں۔ تاہم ان کے افعال میں ایک مستثنیٰ بمقابلہ دیگر اعضا کے یہ موجود ہے کہ دوسرے اعضاء یا تو خدمت مفروضہ کو بموجب قانون قدرت بجالاتے ہیں۔ اور یا بوجہ بیماری و صدمات ناگہانی اپنے فعل سے معطل ہو جاتے ہیں۔ مگر اعضائے تناسل کا فعل علاوہ طریقہ معلومہ کے خود بخود نومی حالت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ نیز کبھی کبھی نوجوان اور مضطرب الحال مردوں کو محض غلبۂ تصورات سے بوجہ جوش جوانی بے اختیاری طاری ہو کر اخراج مادہ کا باعث ہو جاتی ہے جس کو بھی حالت خواب سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ کیونکہ کثرت تصورات و اجتماع بخارات ردیہ سے دماغ مغلوب ہو کر اس پر کیفیت طاری ہو جاتی ہے جو نوم سے کم نہیں ہوتی۔ اور بجائے خود خواب مقناطیسی کا حکم رکھتی ہے۔

رویا جس کو ہندی سپنا اور فارسی میں خواب کہتے ہیں صرف سوتے ہی وقت انسان دیکھ سکتا ہے خواہ طبعی نیند سے سوتا ہو۔ یا نوم مقناطیسی طاری کیا گیا ہو اور دونوں صورتوں میں جو واقعات نظر آویں گے۔ وہ دماغ کے حرکات و سکنات سے متعلق ہوں گے۔ خواب مقناطیسی میں معمول پر اکثر وہ واردات آتی ہے جو عامل کی قوت عاملہ و تخیل سے اقرب ہو اور خواب طبعی میں یا تو رویائے صادقہ ہوگا۔ یا ان واقعات و خیالات کا تصور بندھے گا۔ جو کسی وقت سونے والے پر گذرے ہوں۔ اسی طرح رویائے صادقہ میں کبھی تو عین واقعات ہی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں۔ اور کبھی ایسی باتیں منکشف ہوتی ہیں۔ جن میں تاویل کی ضرورت ہوتی ہے اور صحیح صحیح تاویل کرنا معتبر کی ذکاوت پر موقوف ہے مگر سب سے زیادہ تعجب انگیز یہ امر ہے کہ احتلام جس کو رویائے صادقہ نہیں کہا جا سکتا اس کا نتیجہ مع سامنے آجاتا ہے۔ رہی یہ بات کہ احتلام کیا ہے چنداں محتاج شرح نہیں ہے۔ کیونکہ ہر شخص کو معلوم ہے۔ البتہ اتنا جان لینا چاہیئے۔ کہ جب خواہش نفسانی کا غلبہ ہوتا ہے اور دماغ تک اس کے بخارات پہونچتے ہیں اور شدت حرارات مرکزی سے مادہ خارج ہونیوالا ہوتا ہے تو جو طریقہ عام میں اس فعل کے واسطے مقرر ہے اس کو قوت متخیلہ سامنے لاکر کھڑا کر دیتی ہے گویا قوت مصورہ کا یہ کام ہے کہ اس خواہش کے لئے دل و دماغ پر مستولی ہوتی ہے اخراج مادہ کے واسطے ویسا ہی تصور پیش کر دے جو اس فعل کا ذریعہ ہے اور اس طرح ایک ہیجنی کا تصور بندہ کر یہ کیفیت واقعہ ہوتی ہے۔ جسکا اثر صریحی طور پر عالم بیداری میں پایا جاتا ہے۔

جناب مسیح کے بے باپ پیدا ہونے کے خیال پر جب ہم محولہ بالا اصول و ضوابط طبی کو مدنظر رکھکر غور کرتے ہیں تو ہم کو مجبور ہونا پڑتا ہے کہ حضرت مریم علیہ السلام کو ہم اس عجیب انسانی قسم میں داخل سمجھیں جن کے اجسام میں صانع قدرت نے نسوانی و مردانہ دونوں قسم رکھنے والے اعصاب پیدا فرمائے ہیں مگر ساتھ ہی ہم اس بات کو قطعی طور پر قابل تسلیم سمجھتے ہیں کہ معمولی خنثیٰ کی طرح بظاہر آپ میں دونوں علامات (مردانہ و زنانہ) موجود نہ تھیں بلکہ ظاہر طور پر آپ کی ساخت جسمی اناث کے معمولی اعضاء کے موافق تھے اور اندرونی ترکیب میں وہ اعصاب بھی موجود تھے جو مردانہ جسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن جسطرح اصول ڈاکٹری میں ناقص و عجیب الخلقت کے سلسلہ میں یہ مان لیا گیا ہے کہ بعض لوگوں کے احشاء کا منہ بجائے مخرج براز کی طرف ہونے کے مجرائی بول کیجانب ہو جاتا ہے اسی طرح حضرت مریم علیہا السلام کے مردانہ اعصاب بجائے اس کے کہ معمولی خنثیٰ کیطرح آپ کے جسم ظاہری میں علامت مردی ہو کر اس پر ختم ہوتے رحم کی طرف منتقل ہو کر خاص اس مقام پر ختم ہوتے جہاں کہ عورت و مرد کے مواد تولید کا باہم اتصال و تصادم ہوتا ہے اور یہ ایسی بات ہے جس کے ماننے میں پس و پیش کو ذرا گنجایش نہیں کیونکہ جب ایک تمثیل نقص خلقت کی بجنسہٖ ایسی ہی موجود ہے اور یہ معلوم ہے کہ ایسے عجیب الخلقت لوگ بھی پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں دونوں قسم کے اعصاب ہوتے ہیں۔ منجملہ ایسے ہی کسی شخص کے اگر ایک میں اتنا تغیر رہا ہو کہ دونوں قسم کے اعصاب ایک مرکز پر جمع ہو گئے ہوں تو اسکو جس کو بظاہر نقص خلقت کہا جا سکتا ہے تو کوئی محل تعجب نہیں کیونکہ جو امر بظاہر موجب تعجب معلوم ہوتا ہے فی الواقعہ اُسی میں خدا کی ایک قدرت خاص مضمر ہے۔ رہی یہ بات کہ ایسی متواتر مثالیں بھی کیوں نہیں پائی جاتی ہیں اس وجہ سے قابل توجہ نہیں کہ ما نحن فیہ میں مستثنیات و عجائبات پر بحث ہے۔ اور عجائبات کے واسطے یہ قطعًا ضروری نہیں کہ کثرت ہو بلکہ اس کا شاذ و منفرد ہونا ہی دراصل اس کے استثناء و عجیب ہونے کی دلیل ہے۔

اپنی اس رائے کو ولادت مسیح علیہ السلام سے منطبق کرنے کے واسطے ہم قرآنی شہادت کیطرف متوجہ ہوتے ہیں جس میں حضرت عیسٰی کی پیدائش کے واقعات بہ تفصیل بیان کئے گئے ہیں یوں تو یہ قصہ شروع سے آخر قرآن تک کئی جگہ اور مختلف پیرایوں میں بیان کیا گیا ہے۔ لیکن [illegible]

تفصیلات قرآنی سے جو تدریجی نتیجہ نکلتا ہے وہ یہ ہے:۔

حضرت مریم اپنی ماں کے پیٹ میں تھیں۔ اس زمانہ میں قاعدہ تھا کہ لوگ اپنی اولاد کو خانہ خدا (بیت المقدس) کی خدمت اور عبادت کے واسطے مخصوص کر دیتے تھے مریم کی ماں نے بھی اس امید میں کہ خدا بیٹا دیگا سنت مانی کہ میں اپنے پیٹ کے بچہ کو دنیاوی تعلقات سے آزاد کر کے خدا کی خدمت وعبادت کے واسطے نذر کرتی ہوں پھر وضع حمل کیا تو بیٹی پیدا ہوئی اس وقت ماں کو تردد ہوا کہ مرد کا کام عورت سے کیونکر انجام پاوے گا۔ مگر نذر کا ایفا ضروری تھا۔ لہذا انہوں نے اپنی مناجات میں اس مجبوری کا اظہار کرتے ہوئے بیٹی کا نام مریم رکھکر خدمت خداوندی کے واسطے مخصوص کر دیا۔ اور دعا کی کہ خداوندا اس لڑکی اور اس کی ذریت کو میں شیطان کے فریب سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ اور مریم کی کفالت حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے ذمہ لی پھر بعد بلوغ کے ایک دن مریم کو غسل کی ضرورت ہوئی اپنے مکان کے مشرقی حصہ میں در پردہ ڈالکر نہانے لگیں۔ اس وقت خدا کا فرشتہ ایک نوجوان مرد کی شکل میں ان پر ظاہر ہوا۔ یہ بیچاری بے عصمتی سے ڈریں۔ اور اس کو آدمی سمجھکر خدا کا واسطہ دلانے لگیں۔ پھر فرشتہ نے کہا میں تمہارے خدا کا رسول ہوں اور تمہیں اولاد پیدا ہونیکی بشارت دینے آیا ہوں۔ یہ سنکر مریم اور گھبرا گئیں اور تعجب سے بولیں کہ مجھکو تو کسی مرد نے چھوا تک نہیں میرے اولاد کیسے پیدا ہوگی۔ فرشتہ نے کہا یونہی حکم ہے۔ یہ مولود خدا کی قدرت کاملہ کی ایک نشانی اور ایمان لانے والوں کے واسطے موجب رحمت ہوگا۔ بجبر داس کے مریم حاملہ ہو گئیں اور بعد ختم مدت حمل حضرت عیسیٰ ع پیدا ہوئے۔ اس قصہ میں دو جزو ہیں ایک ولادت مریم سے متعلق ہے اور دوسرا پیدائش حضرت مسیح سے۔ اور دونوں کے واقعات عجیب طریقہ سے بیان کئے گئے ہیں۔ ان سے ہمارے خیال کی پوری تائید ہوتی ہے۔ مگر چونکہ ہم نے ابھی تک حضرت عیسیٰ کی پیدائش پر کوئی رائے ظاہر نہیں کی ہے بلکہ صرف حضرت مریم کا عجیب الخلقت ہونا بیان کیا ہے۔ لہذا پہلی مریم ہی کے متعلق تائید قرآنی کی تفصیل کرتے ہیں۔ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ زوجہ عمران یعنی والدہ مریم کو امید تھی کہ اس حمل سے اولاد نرینہ ہوگی اور اسی بھروسہ پر انہوں نے وضع حمل سے پہلے نذر کر دیا۔ پھر پیدا ہوئی لڑکی۔ مگر پھر بھی وہ اپنے نذر پر قائم رہیں اور باوجودیکہ خود لیس الذکر کالانثیٰ اپنے منہ سے کہا۔ تو بھی مولود کو خدا کی نذر کر دیا۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ واقعات اس بات کی دلیل ہیں کہ والدہ مریم نے باوجود مریم کے بصورت اناث ہونے کے بھی ان کی ساخت جسمانی میں کوئی ایسی غیر معمولی بات ضرور دیکھی جس پر مطمئن ہو کر انہوں نے عورت کو مردانہ خدمات کی غرض نذر کر دیا۔ کیونکہ نذر کرتے وقت رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا۔ کہا تھا جسکا مطلب یہ ہے کہ اس بچہ کو دنیا کے جنجال و گرہستی کے قیود سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ کیونکہ رہبانہ زندگی بسر کرنے والے شادی بیاہ وغیرہ تعلقات خانہ داری سے بالکل آزاد ہوتے ہیں۔ مریم کو بھی یہی مرحلہ پیش آنیوالا تھا۔ بخلاف اس کے جب مریم کو راہ خدا میں دینے لگیں تو دعا کی۔ کہ خداوندا اس ذریت کو تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ پس اگر والدۂ مریم نے مریم میں کوئی عجیب بات نہیں دیکھی تو یہ دعا کیوں کی۔ اس لئے کہ بسبب منذور ہونے مریم کا ساری عمر کنواری رہنا لازمی تھا تو ذریت کے واسطے دعا مانگنا بے سود تھا۔ یہ ایسے وجوہ ہیں جو یہ مان لینے پر مجبور کرتے ہیں۔ کہ وقت ولادت حضرت مریم کی ماں کو بعض آثار معمولی لڑکیوں کے مغایر حضرت مریم میں ضرور معلوم ہوئے جنہوں نے ان کو ایسی دعا مانگنے کی ضرورت محسوس کرائی یا یہ کہ گو وہ مریم کی ساخت جسمانی کے عجائبات سے بیخبر رہی ہوں لیکن پیدا ہوتے وقت مریم سے بعض حرکات ایسے صادر ہوئے جو ان کی ماں کو تعجب میں ڈالنے والے رہے ہوں یا قد و قامت رو داری وغیرہ میں کوئی ایسی خصوصیت نظر آئی جس سے متاثر ہو کر بطور الہام والقاء ان کے دل میں ایسے خیالات پیدا ہوئے۔ جس کی وجہ سے بے اختیار ان کی زبان سے یہ دعا نکل گئی۔ مگر اس جگہ ایک خاص نکتہ قابل غور ہے کہ اس واقعہ کو قرآن مجید میں ایسا الفاظ ذکر فرمایا ہے فلما وضعتھا قالت رب انی وضعتھا انثیٰ واللہ اعلم بما وضعت اور واللہ اعلم بما وضعت ایسا بلیغ اشارہ ہے جس سے ہمارے کلام کی پوری تائید ہوتی ہے کیونکہ لفظ بما وضعت پکار پکار کر کہہ رہا ہے زوجہ عمران نے جیسی اور جس حیثیت و شان کی لڑکی جنی ہے اس کو خدا ہی خوب جانتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مریم کی جو کچھ شان و مرتبت ہے وہ محض جناب مسیح کی ماں ہونیکی وجہ سے ہے لہذا ہم بلا خوف تردید کہتے ہیں کہ ان الفاظ میں خداوند کریم نے حضرت مریم علیہا السلام کی اس عجیب ساخت کی طرف اشارہ فرمایا ہے جسکو ہم نے اوپر حوالہ قلم کیا ہے۔ اسی طرح وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ سے بھی حضرت مریم کی خلقت کی خصوصیت مستفاد ہوتی ہے کیونکہ سوائے اس اظہار قدرت کے مریم کو بمقابلہ دوسری عورتوں کے اور کوئی شرف وامتیاز حاصل نہ تھا اور نہ بغیر ایسی کسی خصوصیت کے وہ آیۃ اللہ میں شمار ہو سکتی تھیں طبی اور قرآنی شہادت سے یہ ثابت ہو جانیکے بعد کہ حضرت مریم کی ساخت جسمانی عجیب قسم کی تھی۔ اور ان میں مردانہ و زنانہ دونوں قوتوں کے اعصاب موجود تھے پیدائش مسیح علیہ السلام کے واقعہ کو ہم یوں سمجھتے ہیں کہ جب مریم کی بھرپور جوانی کا وقت آیا تو ظاہری طور پر نسوانی علامت غالب ہونے کے سبب سے آپکو ماہواری غسل کی ضرورت ہوئی۔ اور آپ مکان کے گوشہ میں نہانے بیٹھیں تو جسطرح حالت نوم طبعی یا مقتضا طبیعی آدمی کو احتلام ہوتا یا اور خواب نظر آتے ہیں بباعث ہیجان مادۂ جوانی وتصور کیفیت مقاربت آپ کے مردانہ اعصاب میں بھی ایک قسم کی حرکت پیدا ہوئی۔ جس سے آپکا دماغ مغلوب ہو گیا۔ ایسی حالت میں اس مادہ نے جو مردانہ اعصاب میں تھا بہ سبب قوت جذب مادہ نسوانی رحم کیطرف صدور کیا اور آپ کو حمل رہ گیا جو بلحاظ مسلمات مندرجہ بالا قابل قبول ہے ذلک عیسی ابن مریم قول الحق الذی فیہ یمترون

حضرت مریم ضرور راہبہ تھیں اور بالضرور عابدہ و زاہدہ ہو کر زندگی بسر کر رہی تھیں لیکن خصائص انسانی سے مبرا نہ تھیں۔ سن بلوغ آنے کے بعد ان کو نہانے کی حاجت ہوئی جو تقاضائے فطرۃ لازمی تھا یہ بھی یقینی ہے کہ جسطرح ہر انسان کو مراہق و بالغ ہونے کے وقت ان آثار وحالات کے متعلق تفتیش کا خیال ہوتا ہے جو سن بڑھنے پر اس میں ظاہر و پیدا ہوتے ہیں اسی طرح حضرت مریم کو بھی بالضرور اپنی ہجولیوں یا بڑی بوڑھیوں سے پوچھنا پڑا ہوگا۔ کہ یہ نئی بات جو خود بخود مجھ میں ظاہر ہوئی ہے پس بطور نتیجہ صریح کے ہم کو ماننا پڑیگا کہ ماہواری ایام کی تشریح کرتے ہوئے مرد و عورت کی یکجائی کا کسی نہ کسی نے ضرور ذکر کیا ہوگا۔ اور چونکہ آپ مسجد میں معتکف یا چلہ کش نہ تھیں۔ بلکہ مکان میں رہ کر اپنی حاجات رفع کرتی تھیں جیسا کہ واقعہ حمل کا اس پر شاہد ہے۔ لہذا یہ یقین کر لینا چاہیئے کہ ہجولیوں کے بیچ جول میں آپ نے مرد و عورت کے تعلقات صحبت کا ذکر اچھی طرح تفصیلی طور پر سنا جیسا کہ قاعدہ ہے کہ انسان کو ابتدائے شباب میں ایسی حکایات و روایات سننے سے چارہ نہیں بقول شیخ سعدی چنانکہ افتد و دانی۔ غرضیکہ آپ کنہ کار اس سے بخوبی آشنا تھے اس لئے جب آپ تنہائی میں بیٹھی ہونگی اور آپ نے امنگ بھرے اعضائے جسمانی پر نظر کی ہوگی اس وقت جوش جوانی نے کیفیت مقاربت کے تصورات کا سلسلہ قائم کر کے دماغ کو مغلوب الحال کر دیا ہوگا۔ اور ایسا خیال کچھ منافی عصمت بھی نہیں۔ کیونکہ صبر و عصمت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ فطرتی تقاضے انسان کے دل میں پیدا نہ ہوں بلکہ ان خواہشات پر غالب آنے کا نام عصمت اور صبر ہے اور یہی عصمت و صابر آدمی کی تعریف ہے ورنہ اگر ملائکہ کی طرح انسانی خواہشات وجود کا جسم میں وجود نہ ہوتا۔ تو کوئی وجہ عام لوگوں سے ممتاز ہونے کی نہ تھی۔

یہاں تک ہمارا خیال ہے ہم نے اس مسئلہ کو نہایت وضاحت سے لکھدیا ہے۔ اور اگر انصاف سے کام لیا جاوے تو اس میں چون وچرا کی گنجایش نہیں۔ لیکن کیا عجب ہے کہ ہمارے مسلمان

بھائی خود ہی ہمارے بیان پر اس خیال سے اعتراض کریں کہ حضرت عیسیٰ کی پیدایش بطور معجزہ کے ہوئی۔ اس کو طبی شہادت و تمثیلات سے ثابت کرنا کیا ضرور ہے اس لئے ہم نہایت ادب سے عرض کریں گے کہ گو معجزہ خرق عادت کے معنے میں آتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کی قدرت واسباب مقررہ کے خلاف کوئی نبی مرسل خود تصرف کرکے ایک نئی بات پیدا کردے بلکہ واقعی مفہوم معجزہ کا یہ ہے کہ جو اسباب عادۃً اور ظاہر میں رائج و معلوم ہیں بلا ان کی اعانت کے وقتاً محض تائید غیبی سے واقع ہو جائے جس میں دوسرے آدمی کو کوشش وکشش اور تدابیر سے بھی کامیابی ہونا مشکل ہو جاوے +

جلسہ احمدیہ

گوجرانوالہ میں جلسہ دو دن ۲۵ و ۲۶-اکتوبر سنہ ۱۳ء کو بخیر وخوبی ہوا۔ دیکھنے سننے والوں پر بہت نیک اثر کا باعث ہوا۔ ہر دو دنوں کے لیکچر مقررہ مضامین پر فصاحت وبلاغت کے ساتھ ادا ہوئے۔ سامعین کی تعداد اول سے آخر تک معقول رہی۔ تمام میدان جلسہ عموماً بھرا رہتا تھا۔ صدر جلسہ پہلے دن چوہدری نصر اللہ خان صاحب تھے۔ دوسرے دن پہلے اجلاس میں یہ عاجز اور دوسرے میں حضرت صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب ۔؟۔

قرآن شریف اور نظم کے بعد سب سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لیکچر "اسلام اور دیگر مذاہب" منشی ظہیر الدین صاحب نے باآواز بلند پڑھ کر سنایا۔ جس کا بہت ہی اثر ہوا۔ اور میرے خیال میں احباب گوجرانوالہ کی اس تجویز کی تقلید دوسرے جلسوں میں بھی کرنی چاہیئے۔ یہ بہت بابرکت بات ہے۔ کہ ہر جلسہ میں حضرت مسیح موعود کی کوئی تقریر و تحریر بھی پڑھی جائے۔ اس کے بعد دوسری تقریر مولوی مبارک علی صاحب کی ہوئی۔ جو کہ وفات مسیح پر تھی اور اگرچہ وفات مسیح کا مضمون اس قدر پڑھا لکھا جاچکا ہے کہ ہمارے بعض خریداران بدر اس بات کو بھول گئے کہ اخبار نہ صرف سابقین اولین کے لئے ہے مگر او رنئے آدمیوں کو کھینچنا بھی اس کا کام ہے۔ اگر کتابیں اخبار میں کوئی مضمون وفات مسیح پر ہوتا ہے تو وہ گھبرا اٹھتے ہیں لیکن مولوی صاحب نے اپنے مضمون کو ایسے پیرایہ میں پیش کیا۔ کہ سامعین کے واسطے موجب لطف ہوا۔

تیسری تقریر شیخ محمد یوسف ایڈیٹر نور کی تھی۔ جس میں باوا نانک صاحب کو ثابت کیا گیا کہ وہ ہندو نہ تھے اور مسلمان تھے اور انہوں نے کوئی اپنا علیحدہ مذہب نہیں بنایا تھا۔ اس مضمون میں ہر ایک بات کو خود باوا صاحب کے اپنے اقوال اور سکھوں کے بڑے بزرگوں کی تحریروں سے نہایت واضح الفاظ میں ثابت کیا گیا۔ افسوس ہے کہ سامعین میں سکھوں کی تعداد بہت ہی کم تھی ایسا لیکچر اگر سکھوں کی کسی جماعت میں دیا جاوے تو امید کرتے ہیں کہ ان میں سے منصف مزاج لوگ بہت جلد حق کو قبول کریں۔ شیخ صاحب موصوف کو خدا کے فضل سے اس مضمون پر پوری حکومت ہے اور وہ جو کچھ کہتے ہیں سنجیدگی اور سچائی اور معقولیت سے کہتے ہیں اس تقریر پر پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر شروع ہوا اور بعد تلاوت قرآن و نظم شیخ محمد یوسف خالصاحب نومسلم نے مختصر الفاظ میں اپنے اور اپنی بی بی کے مذہب نصاریٰ کو چھوڑ کر اسلام قبول کرنے اور اسلام کی حقیقت کو احمدی جماعت میں پانے کا ذکر کیا۔ اس کے بعد مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کا لیکچر اس زمانہ میں مسیح و مہدی کے ظہور کی ضرورت پر ہوا۔ چونکہ لیکچر گاہ باغ میں بنایا گیا تھا۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے اردگرد کے بوٹوں اور درختوں کی طرف سامعین کو متوجہ کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کی طاقتوں کا نقشہ ایسے دلربا پیرایہ میں کھینچا۔ اور نظام قدرت کے حقایق کو اس خوبصورتی سے پیش کیا۔ کہ اگر شام نہ ہو جاتی تو سامعین ہرگز نہ چاہتے تھے کہ وہ لیکچر ختم ہونے میں آوے۔ مولوی صاحب نے سائنس کے نظاروں سے ان کے حقایق اور قرآن شریف کی آیات سے مصلح کے آنے کی ضرورت کو واضح کردیا۔

دوسرے دن پہلی تقریر حافظ روشن علی صاحب کی مسئلہ ختم نبوت پر ہوئی۔ جس میں حافظ صاحب نے عالمانہ رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اور اس کے ماتحت حضرت مرزا صاحب کا نبی اللہ ہونا بدلایل قاطعہ ثابت کردیا۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ صرف خاتم النبیین بلکہ خاتم الاولین والآخرین ثابت کیا۔

اس کے بعد **حضرت صاحبزادہ صاحب** کی تقریر شروع ہوئی۔ اور تقریر کے ساتھ ہی آسمانی رحمت کا بھی تقاطر ہوا۔ اس کا اقتباس خلاصہ انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج ہوگا۔ اس کے بعد نماز ظہر ہوئی اور بعد نماز میرا لیکچر اسلام اور عیسائیت پر ہوا۔ ایک پادری صاحب نے کچھ سوالات کئے تھے ان کے بھی جواب دیئے گئے۔ میرے بعد ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے اپنی تقریر میں مسلمانوں کو سمجھایا کہ وہ کیونکر ترقی کرسکتے ہیں۔ تمام جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا۔ صاحب ضلع اور ناظمان میونسپلٹی اور پبلک گوجرانوالہ کے شکریہ کے بعد دعا کی گئی ۔؟

دعا مدد ہمارے مکرم دوست شیخ محمد یوسف صاحب ٹھیکہ دار انبالہ۔ بعض ابتلاؤں میں مبتلا ہیں اور چاہتے ہیں کہ احباب ان کے واسطے درد دل سے دعا کریں۔

اطلاع۔ اس اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن ومصالح عرب نہیں چھپ سکے (ایڈیٹر)

پچاس سالہ تجربہ

ناظرین - ادویات ذیل کے متعلق میرے والد ماجد ڈاکٹر ماجد علیخان صاحب کا پچاس سالہ تجربہ ہے علاوہ ازیں دس سال تک میں نے خود لکسر ضلع سہارنپور اپنے مطلب میں ان دواؤں کو استعمال کیا اور ہمیشہ مفید پایا - لہذا فاید ہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں -

(۱) اموٹنسی پلز (گولیاں ضعف باہ) جو مریض اپنے ہاتھوں یا کسی اور بے احتیاطیوں کے سبب یا کثرت جماع کی وجہ سے نامرد ہو گئے ہوں ان کے لئے یہ گولیاں نہایت مفید ہیں چار ہفتہ کے استعمال سے گم شدہ طاقت بفضلہ تعالیٰ واپس آجاتی ہے قیمت ۵۶ گولیاں پانچ روپیہ (صہ)

(۲) اسپرمٹیوریا پوڈر (سفوف جریان) اس کے استعمال سے منی گاڑھی ہو کر امساک ہوتا ہے اور قوت بڑھ جاتی ہے - دو ہفتہ کے لئے ۲- تولہ ۸ ماشہ قیمت عہ ر

(۳) اگیوٹ گنوریا پوڈر - ابتدائی شدید قسم کا سوزاک دو ہفتہ کے استعمال سے درد اور جلن دور ہو جاتی ہے کثرت ادرار کو آرام ہو جاتا ہے دو ہفتہ کیلئے ۲ تولہ ۸ ماشہ قیمت عہ ر -

(۴) کرانک گنوریا پوڈر پرانے سوزاک کا سفوف اس میں سوزش اور جلن کم ہو جاتی ہے - پیپ کا دھبا آتا ہے منی کے ناقص اور خراب ہو جانے کے باعث اولاد پیدا نہیں ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو کر ضایع ہو جاتی ہے کمزوری بڑھ جاتی ہے اس سفوف کے استعمال سے مذکورہ بالا سب شکایت دور ہو کر آرام ہو جاتا ہے - بفضلہ تعالیٰ قیمت دو ہفتہ کیلئے ۲ تولہ ۸ ماشہ قیمت تین روپے (سے)

(۵) پایلس ڈرائی اینڈ بلڈنی پلز - خونی اور بادی بواسیر گولیاں - دو ہفتہ کے استعمال سے قبض اور نفخ شکم دور ہو کر بواسیر کو آرام ہو جاتا ہے خونی بواسیر میں ان گولیوں کے ہمراہ مرہم استعمال ہوتا ہے جس سے بواسیر کا خون بند ہو کر آرام ہو جاتا ہے - قیمت دو ہفتہ کیلئے ۲۸ گولیاں ۱۲ مرہم ایک ڈبیہ ۱۲ ار

(۶) جنرل ڈراپسی پلز - تمام قسم کے استسقاء کیلئے یہ گولیاں مفید ہیں - تین ہفتہ کے لئے ۴۲ گولیاں قیمت عہ ر -

(۷) روماٹیزم پلز - گٹھیا کی گولیاں ان کے استعمال سے اور باہر روغن شفا کی مالش سے ۳ ہفتہ کے اندر آرام ہو جاتا ہے قیمت گولیاں ۶۳ عدد عہ روغن شفا عہ - محصولڈاک ذمہ خریدار

المشتہر خاکسار عبدالمجید خان خلف ڈاکٹر نیاز علیخان نجیب آبادی از قادیان

رکل داء دواء

ادویہ مجربہ مطب حضرت خلیفۃ المسیح بقیمت ارزان

سرمہ مروارید یلو اکسائڈ والا مقوی بصر - مفید لکرے - غشاء - نزول الماء قیمت فی تولہ .. .. دو روپیہ عا

سرمہ دافع پھولا - فی ماشہ .. .. ایک روپیہ صہ

سرمہ جلی مفید پر طوال - دھند - سبل - بیاض چشم - آب چشم فی تولہ عہ

سرمہ نیرا - مفید بصر از ضعف پیری فی تولہ .. .. .. عہ ر

سرمہ براق - مفید سلاق و سرخی پلک فی تولہ عہ ر

حب حافظ الجنین - اکسیر الجنین - اٹھرا کو دور کرتی ہیں عہ ر

حب مقوی باہ ممسک چار درجن قیمت .. .. .. عہ ر

دوائی بواسیر خونی ۳۲- خوراک .. .. عہ ر

دوائی مقوی حافظہ - دافع فالج و رعشہ و ضعف اعصاب ۲ تولہ عہ ر

حب مقوی باہ - سریع الاثر - ۱ درجن ۱۲ ار

دوای مقوی باہ مقوی معدہ و جگر ۲۰ خوراک عہ ر

ق ، و - معرفت بدر ایجنسی قادیان دارالامان -

اہل اسلام کیلئے نادر موقعہ $\frac{۹}{۱۲}$

سوانح عمری

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم (بانی اسلام)

(مرتبہ شری دیو پرکاش دیوجی پرچارک براہمو سماج)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ دانستہ کج طور افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسی شمس آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج ہونا جو برہمو مذہب کہلاتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور خشگوی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خرید لیں قیمت بھی بہت کم رکھی گئی ہے - یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی بار چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے - لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے -

قیمت صرف ۵ ر

ملنے کا پتہ

برہمو پرچارک سماج لاہور -

آزمودہ مفید بے نظیر دوائیں

اکسیر سوزاک - آزمالو تجربہ کرلو

سوزاک والوں کو خوشخبری - اکسیر سوزاک کے استعمال سے دو ہفتہ کے اندر اندر بالکل انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہو گی آزمالو قیمت عا

کشتہ یشب مرکب - ضعف دل - دل کا دھڑکنا کمی خون - یرقان - ان امراض کیلئے اثر مسیحائی رکھتا ہے ۲۴ خوراک عہ ر

معجون چاندنی - اس کے استعمال سے قوت باہ بیحد پیدا ہوتی ہے - امساک حد درجہ کا ہوگا مفرح دل قیمت ایک تولہ (سے)

مفرح کوسمی - دل کو خوش کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشتی ہے - حافظہ تیز کرتی ہے نسیان کو دور کرتی ہے - چہرہ کو نرم کرتی ہے - جریان مرد و عورت کو دور کرے

قیمت فی ڈبیہ کلاں دو روپے چار آنے

ہر ایک دوائی کا پرچہ ترکیب استعمال دوائی کے ہمراہ روانہ کیا جاتا ہے -

ع - ن معرفت بدر ایجنسی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک سربستہ راز طاقت کا عجیب و غریب نسخہ جو کہ مولوی عبد الحی صاحب عرب کے ملک سے لائے ہیں ہر طرح کی کمزوری - سستی - کمی باہ - احتلام اور جریان - رقت - اور ضعف دل و دماغ - درد کمر - نسیان - زکام - نزلہ کا علاج +

تصدیق :- اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی - کہ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب مفسر - حکیم عبد الرحمان صاحب کاغانی حکیم نظام صاحب ہزاری - حکیم محی الدین صاحب قریشی سید محمود عالم صاحب قادیانی - مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے تجربہ کر کے اسکی شہادت دی ہے - پہلے تو بہت گراں فروخت ہوتی تھی - مگر اب عرب صاحب نے اس کی قیمت تا اخیر نومبر فی روپیہ ۶۰ - گولی - اور فی دو روپے ۱۴۰ ، گولی کر دی ہے - بہت جلد منگوالیں -

ملنے کا پتہ بدر ایجنسی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور